P-450

Roll No. of the Student						

Serial No. Of the Answer Book: ____________

Paper Code

اردو لازمی پارٹ II

HSSC-12th-Swat-2026

وقت: 20 منٹ — نمبر: 20

ہدایات

(1) حصہ (الف) کے تمام (20) حل کریں۔ ہر سوال کیساتھ چار جوابات دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک جواب درست ہے۔ آپ نے درست جواب کے دائرے کو سامنے دیے گئے طریقے سے OMR شیٹ میں مکمل سیاہ کرنا ہے ●

(2) دائروں کو (شیڈ) بھرنے کیلئے نیلا یا کالے پن کا استعمال کریں۔ (3) جواب میں ایک سے زیادہ دائرے بھرنے سے جواب غلط تصور ہوگا۔

حصہ الف

I. i. "ہمیں ہمیشہ سچ بولنا چاہیے" ۔ میں معاون فعل ہے۔
(A) ہمیں (B) ہمیشہ (C) بولنا (D) چاہیے

ii. "اس نے میری بات خاموشی سے سنی" ۔ میں حقیقی فعل ہے۔
(A) اس (B) خاموشی (C) بات (D) سنی

iii. "سلطان کا رنگ دودھ کی طرح سفید ہے" ۔ مثال ہے۔
(A) تشبیہ (B) استعارہ (C) مجاز مرسل (D) کنایہ

iv. "ایک دو گل لے آؤ" مثال ہے۔
(A) تشبیہ (B) استعارہ (C) مجاز مرسل (D) کنایہ

v. رحمتیں ہیں تری اغیار کے کاشانوں پر — برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر۔ شعر مثال ہے۔
(A) تفریق (B) تضمین (C) جمع (D) تقسیم

vi. چلتے ہو تو چمن کو چلیے کہتے ہیں کہ بہاراں ہے — پات ہرے ہیں پھول کھلے ہیں کم کم باد و باراں ہے۔ شعر مثال ہے۔
(A) حسن تعلیل (B) تضاد (C) تجنیس تام (D) مراعات النظیر

vii. "وہ آیا لیکن دیر سے" ۔ مرکب جملے کی مثال ہے۔
(A) استدراکی (B) سببی (C) [illegible] (D) وصلی

viii. "دنیا گول ہے اس لیے اس نے کئی ممالک دیکھے ہیں" ۔ مرکب جملے کی مثال ہے۔
(A) استدراکی (B) سببی (C) [illegible] (D) وصلی

ix. پانی کو چھو رہی ہو جھک جھک کے گل کی ٹہنی — جیسے حسین کوئی آئینہ دیکھتا ہو۔ شعر مثال ہے۔
(A) تشبیہ (B) استعارہ (C) مجاز مرسل (D) کنایہ

x. کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے — رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے۔ شعر مثال ہے۔
(A) تشبیہ (B) استعارہ (C) مجاز مرسل (D) کنایہ

xi. غزل کا لغوی معنی ہے۔
(A) مردوں سے باتیں کرنا (B) عورتوں سے باتیں کرنا (C) دل کی باتیں کرنا (D) درد کی باتیں کرنا

xii. رباعی کا اصطلاحی معنی ہے۔
(A) چار مصرعوں پر مشتمل (B) پانچ مصرعوں پر مشتمل (C) چھے مصرعوں پر مشتمل (D) تین مصرعوں پر مشتمل

xiii. "[illegible]" الفاظ کی قسم ہے۔
(A) سلینگ (B) روزمرہ (C) محاورہ (D) مہمل

xiv. ایسی نظم جس میں ٹیپ کا شعر ہر بند میں دہرایا جائے، کہلاتی ہے۔
(A) ترکیب بند (B) ترجیع بند (C) مثمن (D) سانیٹ

xv. درج ذیل میں درست روزمرہ ہے۔
(A) ماسٹر صاحب نے حکم کیا۔ (B) ماسٹر صاحب نے حکم دیا۔ (C) ماسٹر صاحب نے حکم دی۔ (D) ماسٹر صاحب نے حکم کی

xvi. درج ذیل میں درست محاورہ ہے۔
(A) جلتی پر پانی ڈالنا (B) جلتی پر ریت ڈالنا (C) جلتی پر خاک ڈالنا (D) جلتی پر تیل ڈالنا

xvii. کسی کی برائی یا مذمت میں کہے گئے اشعار کہلاتے ہیں۔
(A) ہجو (B) قصیدہ (C) مرثیہ (D) مثنوی

xviii. زندگی کی عکاسی کرتی ہوئی طویل کہانی کہلاتی ہے۔
(A) ڈراما (B) افسانہ (C) داستان (D) ناول

xix. غزل یا قصیدے کے آخری شعر کو کہتے ہیں۔
(A) قافیہ (B) ردیف (C) مطلع (D) مقطع

xx. ایسی نظم جس کے ہر بند میں آٹھ مصرعے ہوں، کہلاتی ہے۔
(A) مسبع (B) مثمن (C) مخمس (D) مسدس

122601

اردو لازمی پارٹ-II

P-451 HSSC-12th-Swat-2026

نوٹ: حصہ ب اور حصہ ج کے لیے کل وقت 2 گھنٹے اور 40 منٹ ہیں۔

نمبر 50

حصہ "ب"

سوال نمبر II (الف) متن پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔ تمام سوالات کے نمبر برابر ہیں۔ (ہر جواب کم از کم 30 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے) 25

مسافر جلد جلد آگے بڑھے اور ایک سپاٹے میں پہاڑ کی چوٹی پر جا پہنچے۔ اس میدان روح افزا میں پہنچتے ہی ایسی جان بخش اور روحانی ہوا چلنے لگی جس سے روح اور زندگانی کو قوت دوامی حاصل ہوتی تھی۔ تمام میدان جو نظر کے گرد و پیش دکھائی دیتا تھا، اس کا رنگ کبھی نور سحر تھا اور کبھی شام شفق جس سے قوس قزح کے رنگ میں کبھی شہرت عام اور کبھی بقائے دوام کے حروف عیاں تھے۔ یہ نور و سرور کا عالم دل کو اس طرح تسلی و تشفی دیتا تھا کہ خود بخود پچھلی محنتوں کے غبار دل سے دھوئے جاتے تھے اور اس مجمع عام میں امن و امان اور دلی آرام پھیلتا تھا۔ جس کا سرور لوگوں کے چہروں سے پھولوں کی شادابی ہو کر عیاں تھا۔ ناگہاں ایک ایوان عالی شان دکھائی دیا کہ اس کے چاروں طرف پھاٹک تھے۔ اس پہاڑ کی چوٹی پر دیکھا کہ پھولوں کے تختے میں ایک پری، حور شمائل چاندی کی کرسی پر بیٹھی ہے اور وہی شہنائی بجا رہی ہے۔ جس کے میٹھے میٹھے سروں نے اُن مشتاقوں کے انبوہ کو یہاں تک کھینچا تھا۔ پری ان کی طرف دیکھ کر مسکراتی تھی اور سروں سے اب ایسی صدا آتی تھی گویا آنے والوں کو آفرین و شاباش دیتی ہے اور کہتی ہے کہ "خیر مقدم! خیر مقدم! خوش آمدید! صفا آوردید"۔ اس آواز سے یہ خدائی لشکر کئی فرقوں میں منقسم ہو گیا۔ چنانچہ مؤرخوں کا گروہ ایک دروازے پر استادہ ہوا تا کہ صاحب مراتب اشخاص کو حسب مدارج ایوان جلوس میں داخل کرے۔ یکا یک وہ شہنائی جس سے کبھی شوق انگیز جوش خیز اور کبھی جنگی باجوں کے سر نکلتے تھے، اب اس سے ظفریابی اور مبارکبادی کی صدا آنے لگی۔ تمام مکان گونج اٹھا اور دروازے خود بخود کھل گئے۔

i. مسافروں کے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنے کے بعد وہاں کے ماحول کو کس طرح بیان کیا گیا ہے؟

ii. "روح افزا میدان" اور "روحانی ہوا" سے کیا مراد ہے؟ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

iii. پری کے کردار اور اس کی شہنائی کی آواز کا مسافروں پر کیا اثر ہوا؟

iv. اقتباس میں بیان کردہ منظر نگاری (پہاڑ، میدان، ایوان وغیرہ) کا مقصد کیا ہے؟

v. دروازوں کے خود بخود کھلنے اور مختلف گروہوں کے بننے سے کیا مراد ہے؟ اس کی تشریح کریں۔

(ب) نظم پڑھ کر نیچے دیے گئے سوالات میں سے تین کے جوابات لکھیں۔ تمام سوالات کے نمبر برابر ہیں۔ (ہر جواب کم از کم 30 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے) 15

لرزش وہ ستاروں کی وہ ذروں کا تبسم — چشموں کا وہ بہنا کہ فدا جن پہ ترنم
گردوں پہ سپیدی و سیاہی کا تصادم — طوفان وہ جلوؤں کا وہ نغموں کا تلاطم
اُڑتے ہوئے گیسو وہ نسیم سحری کے
شانوں پہ پریشان ہیں یا بال پری کے

i. "لرزش وہ ستاروں کی وہ ذروں کا تبسم" کے ذریعے شاعر نے کائنات کے کس حسن اور کیفیت کو بیان کیا ہے؟

ii. "گردوں پہ سپیدی و سیاہی کا تصادم" کے مصرعے میں فطرت کے کس منظر کی عکاسی کی گئی ہے؟ تشریح کریں۔

iii. "طوفان وہ جلوؤں کا وہ نغموں کا تلاطم" سے شاعر کیا مراد لیتا ہے؟ اس کی وضاحت کریں۔

iv. آخری شعر میں "اڑتے ہوئے گیسو" اور "نسیم سحری" کی ترکیب سے شاعر نے کس قسم کا پُرکشش اور دلکش منظر پیش کیا ہے؟

(ج) سوالات کے جوابات تحریر کریں۔ 10

i. معاون افعال کی تین مثالیں لکھیں اور معاون فعل کی تعریف کریں۔

یا

سببی جملے کی تعریف کریں اور تین مثالیں لکھیں۔

ii. مجاز مرسل کی کوئی سی پانچ مثالیں لکھیں۔

یا

صنعت لف و نشر کی تعریف کریں اور دو شعری مثالیں بھی دیں۔

F452

نمبر 30

حصہ "ج"

II. متن اور سیاق وسباق کا حوالہ دیتے ہوئے کسی ایک اقتباس کی وضاحت کریں۔ 10

(الف) جب انگریزی توپوں اور سنگینوں نے ہمارے ہاتھ سے تلوار چھین لی، تاج سر سے اتار لیا، تخت پر قبضہ کر لیا۔ شہر میں آتشناک گولیوں کا مینہ برس چکا۔ سات پردوں میں رہنے والیاں، بے چادر ہو کر بازار میں اپنے وارثوں کی تڑپتی لاشوں کو دیکھنے نکل آئیں۔ چھوٹے، بن باپ کے بچے ابا ابا پکارتے ہوئے بے یارو مددگار پھرنے لگے۔ حضور ظلِ سبحانی، جن پر ہم سب کا سہارا تھا، قلعہ چھوڑ کر باہر نکل گئے۔ اس وقت میں نے بھی اپنی بوڑھی والدہ، کمسن بہن اور بیوی کو ساتھ لے کر اور اجڑے قافلہ کا سالار بن کر گھر سے کوچ کیا۔

(ب) یہ جھگڑا جس طرح بے وجہ شروع ہوتا تھا اُسی طرح بے وجہ ختم بھی ہو جاتا تھا۔ مثلاً بیگم راجہ کے بیٹے کی گیند اچھل کر کھڑکی میں سے گزری اور بیگم خواجہ کی بالٹی میں جا گری۔ اب بیگم راجہ چیخ رہی ہیں کہ بیگم خواجہ نے جان بوجھ کر گیند بھگو دی کہ گیلی مٹی سے بھر جائے اور مٹی سے بچے کے ہاتھ بھر جائیں اور ہاتھوں سے وہ اپنے کپڑے خراب کر لے اور بیگم راجہ کو پھر سے کپڑے دھونے پڑیں اور صابن الگ خرچ ہو اور وقت الگ ضائع ہو۔ ادھر بیگم خواجہ کا اصرار ہوتا تھا کہ گیند بچے نے نہیں، بیگم راجہ نے پھینکی ہے اور تاک کر بالٹی ہی میں پھینکی ہے کیونکہ نل بند ہو چکا تھا اور اب پینے کے پانی کے لیے بہشتی سے ایک مشک کے لیے کہا جائے جو غضب خدا کا ایک مشک کے پورے دو آنے لیتا ہے۔

III. شاعر کا حوالہ دے کر کسی ایک جزو کی تشریح کریں۔ 10

(الف)
وہ برگِ گل تازہ، وہ شبنم کی لطافت — اک حُسن سے وہ خندہ سامانِ حقیقت
وہ جلوہ اصنام، وہ بت خانہ کی زینت — زاہد کا وہ منظر، وہ برہمن کی صباحت

(ب)
سفرِ منزلِ شب یاد نہیں — لوگ رخصت ہوئے کب یاد نہیں
اولیں قرب کی سرشاری میں — کتنے ارماں تھے جو اب یاد نہیں

IV. درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیں۔ 10

(i) تعلیم کی اہمیت

(ii) دہشت گردی اور اس کے اثرات